

(C) جملہ حقوق بہ حق اہل سنت محفوظ

نام کتاب : آسان حج اور عمرہ
مؤلف : ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی
کمپوزنگ : نوری گرافک ورلڈ
صفحات : ۴۰
تعداد : آن لائن ایڈیشن
سن اشاعت : 1437ھ / 2016ء
طباعت : آن لائن ایڈیشن برکات لائبریری
قیمت : دعاے خیر

آن لائن اشاعت برائے

برکات لائبریری ڈاٹ بلاگ اسپاٹ ڈاٹ این

www.barkaatlibrary.blogspot.in



حج و عمرہ اور زیارتِ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و طریقے پر مشتمل مفید رسالہ

آسان حج اور عمرہ

.... مؤلف

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

www.barkaatlibrary.blogspot.in

[/mushahidrazvi1979](https://www.facebook.com/mushahidrazvi1979) [@MushahidRazvi](https://twitter.com/MushahidRazvi) [mushahid_razvi](https://www.instagram.com/mushahid_razvi)

عرض مؤلف

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ جوہر صاحب استطاعت، عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر عمر میں ایک بار فرض قرار دیا گیا ہے۔ حج بیت اللہ کی طرح احادیث میں عمرہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ عمرہ ادا کرنے سے غربت و تنگدستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور صاحب ایمان گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ نیز حج و عمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور مجیب الدعوات جل جلالہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

حج و عمرہ کی ادائیگی کا مسنون طریقہ شارح علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہے۔ جو عامہ کتب احادیث و سیر میں درج ہے۔ راقم فروری ۲۰۰۳ء میں جب عمرہ کی ادائیگی کے لیے عازم سفر ہوا تو اُسی دوران عمرہ ادا کرنے کے لیے کچھ اہم نکات اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیے۔ جو نہ صرف مجھے بلکہ میرے ہم سفرؤں کے لیے بھی آسانی کا سبب بنے۔

بعد ازاں کئی احباب نے مشورہ دیا کہ اُن کو یکجا اور سلیقے سے لکھ کر کتابی صورت میں مرتب کر لیا جائے۔ چنانچہ پیش نظر کتاب ”آسان حج اور عمرہ“ آپ کے ہاتھوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔ اس کتاب میں حج و عمرہ اور زیارت روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل آسان ترین زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اہم اور ضروری امور ہی کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ میرے محسن خطیب برکاتی معلم الحجاج علامہ وقار احمد عزیزی صاحب قبلہ نے ازراہ شفقت اس رسالے پر نظر ثانی فرماتے ہوئے ضروری اصلاح و ترمیم بھی فرمائی۔ راقم ان کے لیے سراپا تشکر طراز ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کا سایہ دراز تر فرمائے۔ آمین!

کتاب سے استفادہ کرنے والے عازمین حج و عمرہ و زائرین روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ مؤلف محمد حسین مُشاہد رضوی کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور بارگاہِ عزت نشان و رفعت مکانِ سپہ عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم میں مؤدبانہ سلام عرض گزاریں۔

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی۔ 19/08/2016

9021761740 / 9420230235

حج و عمرہ کا آسان طریقہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

عمرہ ادا کرنا سنت ہے۔ عمرہ کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ حج کے پانچ دنوں یعنی ۹/۱۰/۱۱/۱۲/۱۳ ذی الحجہ کے علاوہ سال بھر میں کسی بھی دن اور وقت میں عمرہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

عمرہ کی فضیلت

حج بیت اللہ کی طرح احادیث میں عمرہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ عمرہ ادا کرنے سے غربت و تنگدستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور صاحب ایمان گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ نیز حج و عمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور مجیب الدعوات جل جلالہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ عمرہ کے فضائل پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1) ”سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پے درپے حج و عمرہ کیا کرو کیوں کہ حج و عمرہ فقر اور گناہوں کو ایسے ہی دفع کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہا اور سونا چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، حدیث نمبر: 810/سنن نسائی، فضل المتابعة بین الحج والعمرة، حدیث نمبر: 2630/سنن ابن ماجہ، باب فضل الحج والعمرة، حدیث نمبر: 2887)

(2) ”حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔“

(صحیح بخاری، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث نمبر: 1773/صحیح مسلم، باب فی فضل الحج والعمرة

ویوم عرفہ، حدیث نمبر: 3355)

(3) ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ، باب فضل دعاء الحج، حدیث نمبر: 3004)

فرائض عمرہ

عمرہ میں دو (2) فرض ہیں:

(1) احرام مع نیت عمرہ وتلبیہ

(2) خانہ کعبہ کا طواف

واجبات عمرہ

عمرہ کے دو (2) واجبات ہیں:

(1) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

(2) حلق یا قصر کروانا

حلّ اور حرم

حرم سے مراد خانہ کعبہ کے ارد گرد کئی کئی میل تک کا معین علاقہ ہے۔ مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا حرم سے باہر ہے اسی طرح مزدلفہ حرم میں داخل ہے اور عرفات میدان حرم سے باہر ہے اور مسجد جعرانہ حرم سے باہر ہے۔ حدود حرم میں ہمیشہ جنگلی جانور کا شکار حرام ہے اور خود رو درختوں اور گھاس کا کاٹنا بھی حرام ہے۔ صرف ازخرا گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں یا وہاں پہنچ جانے والے کے لیے حکم ہے کہ وہ عمرہ کا احرام حرم سے باہر نکل کر باندھیں اور حج کا احرام حرم کے اندر رہ کر باندھیں اور حل سے مراد حرم اور پانچ میقاتوں کے درمیان کے علاقے ہیں۔ حل میں رہنے والوں کے لیے حکم ہے کہ حج و عمرہ کا احرام حل ہی سے باندھیں۔

حدود حرم میں رہنے والے افراد ”حرمی“ کہلاتے ہیں۔ حدود حرم میں رہنے والا شخص حج کے لیے حرم ہی میں احرام باندھے اور عمرہ کے لیے حل یعنی حدود حرم کے باہر مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جعرانہ وغیرہ جا کر احرام باندھے۔

حدود حرم کے باہر کا وہ حصہ جو میقات تک پھیلا ہوا ہے اسے حل کہتے ہیں، میقات اور حل کے درمیان میں رہنے والے افراد کو ”حلی“ کہتے ہیں۔ مثلاً: ساکنانِ جدہ وغیرہ، ان کی میقات ”حل“ ہے، اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آئیں تو وہ اپنے مقام ہی سے احرام باندھ لیں۔ میقات سے باہر رہنے والے افراد جو حج و عمرہ کا قصد کر کے آئیں ان کو ”آفاقی“ کہتے ہیں۔

میقات

اس سے مراد وہ پانچ مقامات ہیں جو حرم کے باہر ہیں۔ حرم کے باہر سے جو بھی حرم کعبہ میں عمرہ یا حج کی غرض سے داخل ہونے کے لیے آئے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھ کر ان مقامات سے آگے بڑھے ورنہ اس پر اس جرم کی وجہ سے سے ایک دم (قربانی) واجب ہے۔ اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، عراق والوں کے لیے ذات العرق، مصر و شام والوں کے لیے جحفہ یا رابغ، نجد والوں کے لیے قرن اور ہندوستان پاکستان اور یمن والوں کے لیے یلملم میقات ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری دنیا سے حج و عمرہ کے لیے آنے والوں کے میقات مقرر فرمائے ہیں، کہ وہ ان مقامات نے سے احرام باندھ کر آئیں۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے: ”سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے ذوالحلیفہ، میقات مقرر فرمائی اور اہل شام کے لیے جحفہ، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل، اور اہل یمن کے لیے یلملم، مقرر فرمایا۔“

(صحیح بخاری شریف، باب مہل اہل السّام، حدیث نمبر: 1526)

اور صحیح مسلم شریف میں حدیث مبارک ہے: ”اہل عراق کے لیے میقات ”ذات عرق“ ہے۔“

(صحیح مسلم شریف، باب مواقیث الحج والعمرة، حدیث نمبر: 2867)

کعبۃ اللہ شریف کے چاروں جانب مندرجہ ذیل میقات ہیں

(1) ”ذوالحلیفہ“ مدینہ طیبہ سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(2) ”جحفہ“ مصر اور شام سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(3) ”قرن“ نجد سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(4) ”یلملم“، یمن، تہامہ، ہندوستان، پاکستان اور اس کے محاذات سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔ (ہندوستانی حجاج اور معتمرین اگر ڈائریکٹ فلائٹ سے جدہ پہنچنے والے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنے ملک کے ایئر پورٹ سے ہی احرام باندھ لیں)

(5) ”ذات عرق“ عراق وغیرہ سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

عمرہ کا طریقہ اور دعائیں

احرام:

احرام کے معنی حرام کرنے کے ہیں، جب محرم عمرہ یا حج کی نیت سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو چند جائز و حلال چیزیں احرام کے سبب اس پر حرام ہو جاتی ہیں، مثلاً: عورت سے ہمبستری اور اس کے متعلقات، شکار کرنا، اور شکار کا گوشت کھانا، خوشبو لگانا، حجامت بنوانا، جوں مارنا، سر اور چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا۔ اس لیے اس کو ”احرام“ کہتے ہیں۔

عام طور پر احرام سے مراد مرد کا بغیر سلا تہبند باندھنا اور بغیر سلی چادر اوڑھنا ہے۔ غسل سے فارغ ہونے کے بعد دو چادریں ایک بطور تہبند استعمال کریں اور دوسری بطور چادر اوڑھیں۔ احرام کی چادریں اگر نئی ہوں تو افضل و بہتر ہے ورنہ استعمال شدہ چادروں کو بھی دھونے کے بعد استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عورت کا احرام:

عورتوں کے لیے احرام میں کوئی خاص لباس نہیں بلکہ ان کا روزمرہ کا لباس کافی ہے بشرطیکہ پورا بدن اچھی طرح ڈھکا ہوا ہو اور شرم و حیا اور حجاب کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو۔ اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔ مرد حضرات کو سر اور چہرہ دونوں ڈھانکنا منع ہے جب کہ عورتوں کو صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے، خواتین غیر محرم سے پردہ کرنے کی غرض سے اس طرح کا نقاب استعمال کر سکتی ہیں کہ جس میں کپڑا چہرے سے مس نہ ہوتا ہو۔

جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو جسم سے زائد بال دور کریں اور اچھی طرح سے غسل

کریں۔ خواتین اگر چہ کہ وہ ناپاکی کی حالت میں ہوں غسل کر لیں۔

پھر سر ڈھانک کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل اس طریقے سے ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون، اور دوسری رکعت میں، سورۃ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر سر سے چادر ہٹا دیں، قبلہ رخ ہو کر عمرہ کی نیت کر لیں، نیت دل کے ارادہ کا نام ہے تاہم زبان سے ادا کرنا مستحب ہے۔

عمرہ کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما دے اور اسے قبول فرما۔ عمرہ کی نیت کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں۔ تلبیہ ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور تین مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔ مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں جب کہ عورتیں آہستہ پڑھیں۔

تلبیہ

لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ،

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک سب خوبیاں اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سارا جہاں ہے تیرا، تیرا کوئی شریک نہیں۔ تلبیہ پڑھنے کے بعد ذکر و تسبیح، درود و سلام کا اہتمام کریں، اور تضرع و زاری کے ساتھ دعائیں کریں، جس زبان میں دعا یاد ہو کریں۔ اور یہ دعا بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا کا سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت کے واسطے سے دوزخ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔

احرام میں داخل ہونے کے بعد چند چیزیں محرم پر حرام ہو جاتی ہیں، ان سے احتراز کریں۔

احرام میں کون سی باتیں حرام ہیں؟

اصولی طور پر احرام کی حالت میں چھ (6) چیزیں ممنوع ہیں۔ جن میں سے چار (4)

مرد و عورت دونوں سے متعلق ہیں اور دو (2) مرد حضرات سے متعلق ہیں:

یہ چار ممنوعات مرد و عورت دونوں کے لیے ہیں۔

(1) بیوی کے ساتھ صحبت کرنا یا اس کے مبادیات اور اس کے تمام متعلقات یہاں تک کہ اس عنوان کی کوئی گفتگو وغیرہ

(2) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا شکار کی طرف رہبری کرنا

(3) بال کا ٹنایا ناخن تراشنا

(4) خوشبو کا استعمال کرنا

اور یہ دو صرف مرد حضرات کے لیے منع ہیں۔

(5) سلا ہوا لباس پہننا

(6) سر اور چہرے کو ڈھانکنا

اگر کسی سے احرام کی حالت میں ان چھ ممنوعات میں سے کوئی عمل سرزد ہو جائے تو اس پر جو کفارہ و صدقہ لازم آتا ہے، اس کی تفصیل ”بہار شریعت جلد ششم“ اور ”حج و زیارت“ از: مفتی جلال الدین احمد امجدی میں پڑھیں۔

احرام کی حالت میں مرد حضرات کے لیے ایسا جوتا یا چپل پہننا درست نہیں جس سے قدم کے اوپر کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے، البتہ خواتین کے لیے موزے اور جوتا پہننا منع نہیں ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

احرام کے دیگر ممنوعات

(1) فسق و فجور کرنا جھگڑنا، ساتھ والوں، خدمت گاروں اور دیگر لوگوں پر بھی غصہ کرنا منع ہے، مگر دین کی بات پر غصہ کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر منع نہیں۔

(2) سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی وجہ سے ہو، ایسے رنگین کپڑے پہننا، اوڑھنا جو کسم یا زعفران یا ورس یا کسی اور خوشبودار چیز میں رنگا ہو، جائز نہیں لیکن اگر رنگنے کے بعد دھو ڈالا ہو یا ایسا ہو کہ اس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔

(3) خوشبودار چیز کا کھانا جیسے دارچینی، الائچی، لونگ، سونف وغیرہ اور ایسا کھانا جس میں یہ چیزیں ڈال کر پکائی گئی ہوں تو وہ کھانا جائز ہے۔

سونٹھ، ایسا کچا کھانا جس میں خوشبو شامل اور اس کی بُو غالب ہو اور یہی حال پینے کی چیز کا بھی ہے۔

(4) بالوں یا بدن میں مہندی لگانا اور تیل لگانا۔

(5) بدن کا اس طرح کھانا کہ اس سے سارے بال ٹوٹ جائیں یا جوں مر جائے، جوں کا بدن یا کپڑے سے دور کرنا یا مارنے کے لیے دھوپ میں ڈالنا یا کسی اور سے کہنا کہ وہ بدن یا کپڑے سے جوں کو مارے یا دور کرے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب!

احرام کے مکروہات

جو چیزیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں اور ان پر دم لازم نہیں آتا وہ یہ ہیں:

(1) بدن سے میل کا دور کرنا۔

(2) بالوں کا کھولنا۔

(3) سر کے بالوں یا داڑھی میں کنگھی کرنا۔

(4) داڑھی یا سر کا باقی جسم کا زور سے کھانا جس سے بال کے ٹوٹنے یا جوں کے مرنے کا خوف ہو۔

(5) چادر کا گردن پر باندھنا۔

(6) سر یا منہ کا غلاف کعبہ سے اس طرح چھپانا کہ سر یا منہ پر لگ جائے۔

(7) چادر یا تہبند کے ایک کنارے کو دوسرے کنارہ سے یا دونوں کناروں کو ملا کر کاٹنا یا سوئی چھوٹا

یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا۔ چادر یا تہبند کے دو پاٹ سی کر یا پیوند لگا کر باندھنا یا اوڑھنا۔

(8) غیر خوشبودار سیاہ، زرد، نیلا کپڑا پہننا، خوشبو سونگھنا یا ہاتھ لگانا۔ بشرطیکہ اس کا جرم ہاتھ میں نہ

لگے، خوشبودار پھولوں، میوؤں اور جڑی بوٹیوں کا سونگھنا، عطر فروش کے پاس یا اس کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھنا۔

(9) سر اور منہ کے سوا کسی اور عضو پر بغیر مرض کے پٹی باندھنا، ناک یا ٹھڈی کا کپڑے سے

ڈھانکنا یہ سب مکروہ ہے، مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہیں ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم بالصواب

دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ اور درود شریف اور دعائیں پڑھتے رہیں۔ مثلاً: اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آتے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، فرض نمازوں کے بعد رخصت ہوتے وقت، جہاز پر سوار ہوتے وقت جب بھی سوکرائیں، تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنا سامان حفاظت سے قیام گاہ پر رکھ کر، مناسب ہو تو غسل کریں ورنہ تازہ وضو کر کے اطمینان سے مسجد حرام کی طرف چلیں۔ جب مسجد حرام شریف میں داخل ہوں مکمل عاجزی و انکساری کے ساتھ بآداب، یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ
اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اور اس کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

پھر پہلے سیدھا پیر داخل کریں۔ اب نظریں جھکا کر ادب کے ساتھ آگے بڑھیں اور جیسے ہیں خانہ کعبہ پر نظر پڑے، تھوڑا ٹھہر جائیں اور دعائیں کریں کیوں کہ کعبۃ اللہ پر نظر پڑتے ہی جو پہلی دعا کی جاتی ہے ان شاء اللہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس لیے ایسی دعا کریں جو سب سے بہتر ہو۔ جیسے: ”یا اللہ! میں جو بھی مانگوں تو اپنی رضا اور خوشنودی کے ساتھ جو میرے حق میں بہتر ہو وہی قبول فرما۔“

الحجرات الرائق میں ہے کہ ہمارے پیشوا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو یہ دعا تعلیم فرمائی کہ: ”بیت اللہ شریف کی پہلی زیارت کے وقت دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دے، اس ایک دعا کے مقبول ہونے سے تمام دعائیں مقبول ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ!“

بہتر ہے کہ اس دعا کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ: ”اے پروردگار! مجھے جائز اور نیک دعاؤں کی توفیق عطا فرما۔“

اگر کسی نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے نماز ادا کر لیں ورنہ ”مطاف“ یعنی جس جگہ طواف کیا جاتا ہے اُس میں داخل ہوں اور ”اضطباع“ کر لیں یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر داہنا کاندھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں کاندھے پر ڈال لیں۔ پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے حجر اسود کے پاس آئیں، یہیں سے طواف شروع ہوگا حرم شریف میں کعبۃ اللہ کے مقابل ہری لائٹ لگی ہوئی ہے یہی حجر اسود کے سامنے کی نشانی ہے۔ یہیں سے طواف شروع کرنا ہے۔ لائٹ کی طرف نہ دیکھیں بلکہ حجر اسود کے بائیں طرف قبلہ رخ ہو کر طواف کی نیت کریں بغیر نیت کے طواف نہ ہوگا۔ طواف کی نیت دل سے ہونا کافی ہے۔ زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔

طواف کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَيَسِّرْ لِّیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ
ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا و خوشنودی کے لیے تیرے حرمت و تقدس والے گھر کے طواف کی نیت کرتا/کرتی ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنے دربار میں قبول فرما۔
نیت کر کے ذرا دائیں جانب سرک جائیں تاکہ حجر اسود بالکل سامنے آجائے پھر نماز کی نیت کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر استلام کی دعا پڑھیں۔

استلام کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ

وسلم)

ترجمہ: اللہ کے نام کی مدد سے، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔

پڑھتے ہوئے اس یقین کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو چومیں کہ گویا دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کو چھو لیا ہے۔ اس کو ”استلام“ کہتے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد طواف کرنا شروع کریں۔ چوں کہ یہ عمرہ کا طواف ہے اس لیے اس میں ”اضطباع“ کے ساتھ ”رمل“ بھی سنت

ہے۔ ”اضطباع“ یعنی احرام کی چادر کو سیدھی بغل کے نیچے سے نکال کر سیدھا کا ندھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو اُلٹے کا ندھے پر ڈال لیں۔ اور پھر ”رمل“ کریں۔ یعنی طواف کے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح شانے ہلاہلا کر جلد جلد اور چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا بشرطیکہ کسی کو اذیت نہ پہنچے۔ واضح ہو کہ عورتوں کے لیے نہ رمل ہے اور نہ اضطباع۔ اگر کسی وجہ سے رمل اور اضطباع نہ ہو پائے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔

طواف کے دوران جو ذکر و اذکار اور دعائیں یاد ہوں انھیں پڑھتے رہیں اس طرح واپس جب حجر اسود کے پاس آئیں گے تو طواف کا ایک چکر مکمل ہوگا، اسی طرح سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کریں۔ یعنی ایک طواف میں سات (7) چکر کعبۃ اللہ کے اور آٹھ (8) مرتبہ حجر اسود کا استلام کرنا ہوگا۔ مختلف کتابوں میں طواف کی جو دعائیں مذکور ہیں انھیں دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر نہ پڑھ سکیں تو بہتر یہی ہے کہ اپنی مرادیں اور حاجتیں اپنی ہی زبان میں مانگیں مگر جو کچھ بھی مانگیں خشوع و خضوع کے ساتھ مانگیں اور تمام دعاؤں سے بہتر و افضل یہ ہے کہ ہر موقع پر درود شریف پڑھیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ”ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے امور کے لیے کافی ہوگا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔“ (ترمذی)

طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے نہ رکیں بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں اور چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسا کہ طواف کرانے والے بعض لوگ پڑھایا کرتے ہیں کہ مکروہ ہے بلکہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آواز صرف اپنے کانوں تک پہنچے۔

جب طواف مکمل ہو جائے تو پھر مقام ابراہیم کی طرف یہ آیت کریمہ پڑھتے ہوئے چلیں:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى

ترجمہ: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (سورہ بقرہ آیت 125،

کنز الایمان)

مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون، اور دوسری رکعت میں، سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ اگر مقام ابراہیم کے پاس ہجوم ہو تو پھر جس مقام

پر سہولت ہو مسجد شریف میں ادا کر لیں۔ اور اگر مکروہ وقت ہو تو یہ نماز مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد ادا کر لیں۔ اس کے بعد ملتزم کے پاس آئیں، دونوں ہاتھوں کو دراز کر کے اپنا سینہ، پیٹ اور سیدھا رخسار دیوار کعبہ سے چمٹا دیں، اور دعائیں کرتے رہیں۔

ملتزم

(”ملتزم“ کعبۃ اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں)

اس کے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر خوب آب زمزم پیئیں، یہ وقت بھی دعا کی قبولیت کا ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے گا وہ مقصد پورا ہوگا۔ زم زم پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

آب زم زم پینے کے بعد کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا صَالِحًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفا یابی کا سوال کرتا ہوں۔

آب زم زم پینے کے بعد اب صفا و مروہ کی سعی کرنا ہے۔ سعی کے لیے صفا کی جانب جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کر لیں، اس طرح یہ حجر اسود کا نواں (9) استلام ہوگا۔ مسجد شریف سے نکلتے وقت دعا پڑھتے ہوئے اپنا بایاں قدم آگے بڑھائیں اور سعی کی نیت اس طرح کریں:

سعی کی نیت

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ لَوْ جِهَكَ الْكَرِيمُ

فَيَكْبُرُ كُفِّي وَتَقْبَلَهُ مِنِّي

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا اور خوشنودی کے لیے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان فرما اور قبول فرما۔

اس کے بعد جب صفا پر پہنچ جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ أَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ

ترجمہ: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ نے فرمایا۔

اس کے بعد صفا پر چڑھ کر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے اس طرح ہاتھ کا ندھوں تک اٹھائیں جیسے دعا کے لیے اٹھاتے ہیں۔ پھر تین مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہیں اور اللہ رب العزت جل جلالہ کی توحید بیان کریں اور یہ پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ
ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چاہے پر قادر ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ دشمنوں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

اس کے بعد درود و شریف کی کثرت کرتے ہوئے جو چاہیں اپنی زبان میں دعائیں مانگیں (یہ عمل تین مرتبہ کریں)۔ کیوں کہ یہ بھی دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ پھر صفا سے مروہ کی جانب درمیانی رفتار سے چلیں اور ”میلین اخضرین“ (جس کے درمیان سبز لائٹ روشن ہیں) کے درمیان تیز تیز چلیں، عورتیں ”میلین اخضرین“ کے درمیان بھی اپنے معمول کے مطابق ہی چلیں۔ ہری لائٹ والے حصے میں دوڑتے وقت یہ دعا پڑھیں:

میلین اخضرین کے دوران پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

ترجمہ: اے اللہ! مغفرت فرما اور رحم فرما تو بہت بڑا عزت والا ہے اور بہت بڑا کرم والا ہے۔ آگے بڑھتے ہوئے اب ہم مروہ پہنچ جائیں گے تو اس طرح صفا سے مروہ پر ایک چکر مکمل ہوگا اور پھر مروہ سے صفا جانے پر دو چکر ہوں گے۔ مروہ پہنچ کر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر اسی طرح دعا کریں جس طرح صفا پر کی تھی اور پھر مروہ سے صفا کی جانب آئیں پھر صفا سے مروہ، اس طرح سات چکر مکمل کریں اور میلین اخضرین (سبز لائٹ والے حصے) کے درمیان

تیز تیز چلیں، ساتواں چکر مروہ پر مکمل ہوگا۔ عمرہ اور حج کی سعی ایک ہی طرح کی ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کے بعد اگر مروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔ کیوں کہ یہ مستحب ہے۔ اب ہماری سعی مکمل ہوگئی۔ یہاں سے فارغ ہو کر بال کٹوائیں۔ عورتیں اپنی چوٹی کے سرے کو ایک انگلی کے پور سے کچھ زیادہ کاٹ لیں۔ خواتین بال کاٹتے وقت اس طرح اپنا سر کھلا نہ رکھیں کہ ان پر غیر کی نظر پڑے۔ مرد حضرات حلق کروالیں، عمرہ ہو یا حج ہر دو میں احرام کھولتے وقت حلق کرنا یا بال کتر وانا واجب ہے، جس کے خلاف کرنے پر دم دینا واجب ہو جاتا ہے۔ سر کے پورے بال حلق کروانا بہتر ہے اور بال کتر وانا کی صورت میں سر کے تنہا بال انگلی کی ایک پور سے زائد مقدار میں کتر وانا مسنون ہے، اور سر کے چوتھائی بال کتر وانا کی صورت میں واجب تو ادا ہو جاتا ہے تاہم یہ کراہت سے خالی نہیں۔

الحمد للہ! اللہ جل جلالہ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے طفیل اب ہمارا عمرہ مکمل ہو چکا، اب مکہ معظمہ میں جب تک قیام ہو جس قدر چاہیں نفل طواف کیے جاسکتے ہیں، اور اگر دوسرا عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و طفیل حج بیت اللہ، عمرہ شریف اور زیارت مقامات مقدسہ کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

☆☆☆

حج بیت اللہ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ جوہر صاحب استطاعت، عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر عمر میں ایک بار فرض قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

”وَمَنْ ذَكَرْهُ كَانَ آمِنًا ۖ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ“
”اور جو اس میں آئے امان میں ہو، اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔“ (آل عمران آیت 97، ترجمہ کنز الایمان)

یہاں امن سے اگر امن آخرت مراد ہے۔ تو ”من“ سے مومنین مراد ہوں گے کیوں کہ آخرت میں امن و سلامتی صرف مومنین کے لیے ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو (مسلمان) حرمین شریفین میں سے کسی ایک حرم میں وفات پائے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے امن والوں میں سے اٹھائے گا اور اگر امن سے دنیا کا امن مراد ہے تو یہ ہے کہ مسلمان یا کافر کوئی بھی جرم کر کے حرم کعبہ میں داخل ہو جائے تو حکومت اسے گرفتار نہیں کر سکے گی۔ جب تک وہ مجرم حدود حرم سے خود باہر نہ نکلے۔ نیز اس آیت کریمہ سے حج کی فرضیت کا حکم بھی ظاہر ہوتا ہے۔ حج اسلام کے فرائض میں سے ایک ہے جس کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

حج کا لغوی معنی ہے ارادہ کرنا، قصد کرنا، زیارت کرنا، غالب آنا وغیرہا۔ لیکن اسلام میں حج ایک مشہور عبادت ہے، جو خانہ کعبہ کے طواف (چکر) اور مکہ مکرمہ شہر کے متعدد مقدس مقامات میں حاضر ہو کر کچھ آداب و اعمال بجالانے کا نام ہے۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس مسلمان میں اس کے فرض ہونے کی شرطیں پائی جائیں اس پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ حج میں کچھ کام فرض ہیں۔ جن کے بغیر حج نہیں ہوتا، کچھ کام واجب ہیں جن میں سے کسی ایک کے چھوٹ جانے سے عموماً دم (قربانی) واجب ہو جاتی ہے۔ کچھ کام سنت ہیں جن کے چھوٹ جانے سے ثواب و برکت میں کمی آتی ہے لیکن حج ہو جاتا ہے اور کچھ کام منع ہیں جن کے کر لینے سے جرمانہ واجب ہوتا ہے اور بعض میں حج فاسد ہو جاتا ہے اور بعض میں صرف ثواب میں کمی آتی ہے۔

حج کے فرائض

حج میں پانچ فرض ہیں:

- 1- نیت حج یعنی دل میں حج کا ارادہ کرنا۔
- 2- احرام۔
- 3- وقوف عرفات یعنی عرفات میدان میں 9 ذوالحجہ کو دوپہر کے بعد کچھ وقت ٹھہرنا وقوف عرفہ اگر دن کو نہ کر سکے تو آئندہ رات کو صبح صادق سے پہلے تک یہ فرض ادا کیا جاسکتا ہے۔
- 4- طواف زیارت۔
- 5- ان افعال میں ترتیب۔ ان فرائض میں سے ایک کے رہ جانے سے بھی حج نہیں ہوتا۔

حج کے واجبات

- 1- میقات سے باہر آنے والوں کے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔
- 2- سعی۔
- 3- سعی صفا سے شروع کرنا۔
- 4- اگر عذر نہ ہو تو پیدل کرنا۔
- 5- دن کو وقوف عرفہ کرنے والے کے لیے غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا۔
- 6- سعی کا طواف کے کم از کم چار چکروں کے بعد ہونا۔
- 7- عرفات سے امام کے ساتھ واپسی مزدلفہ۔
- 8- مزدلفہ میں ٹھہرنا۔
- 9- مغرب و عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں ادا کرنا۔
- 10- 10 ذوالحجہ کو صرف پہلے جمرہ (ستون) کو سات کنکریاں اور گیارہ بارہ ذوالحجہ کے روز تینوں جمرہ کو کنکریاں مارنا۔
- 11- 10 ذوالحجہ کو رمی حلق سے پہلے کرنا۔
- 12- حلق یا تقصیر دس، گیارہ اور بارہ میں سے کسی روز حرم کی حدود کے اندر اندر کرنا۔

13- عمرہ و حج دونوں کی سعادت حاصل کرنے والے کے لیے قربانی کرنا جو کہ ایام قربانی کے اندر ہو وحدوحرم کے بھی اندر ہونی زمری کے بعد اور حلق و تقصیر سے پہلے ہو۔

14- طواف زیارت کا اکثر حصہ ایام قربانی کے اندر ادا کرنا۔

15- طواف حطیم کعبہ سے باہر کرنا۔

16- دائیں طرف طواف کرنا۔

17- عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا۔

18- طواف با وضو کرنا۔

19- طواف کے وقت اپنا ستر ڈھانپنا۔

20- طواف کے بعد 2 رکعت پڑھنا۔

21- رمی قربانی حلق و تقصیر اور طواف زیارت میں ترتیب۔

22- طواف صدر، ان کے لیے جو میقات سے باہر سے آئے ہوں۔

23- وقوف عرفہ کے بعد حلق و تقصیر کے بعد جماع نہ کرنا۔

24- احرام کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا۔

حج کی سنتیں

1- طواف قدوم یہ طواف صرف مفرد اور قارن حاجی کے لیے ہے اور اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

2- طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔

3- رمل۔

4- سعی میں دونوں سبز لائٹوں کے درمیان مرد کے لیے دوڑنا۔

5- امام کا سات ذوالحجہ کو خطبہ دینا۔

6- 9 ذوالحجہ کو عرفات میں خطبہ دینا۔

7- منی پہنچ کر پانچ نمازیں پڑھنا۔

9- نویں رات منی میں گزارنا۔

10-10 ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منی سے عرفات روانگی۔

11- وقوف عرفات کے لیے غسل کرنا۔

12- عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا۔

13-10 ذوالحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منی روانہ ہونا۔

14- گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کی راتیں منی میں گزارنا۔

15- اٹح خانہ کعبہ کے قریب ایک مقام ہے جسے وادی محصب بھی کہتے ہیں۔ منی سے واپسی پر

یہاں کچھ دیر ٹھہرنا۔

حج کی تین قسمیں

افراد - حج قرآن - حج تمتع

جولوگ ہندوستان سے حج کے لیے جاتے ہیں وہ اکثر ”حج تمتع“ ہی کرتے ہیں۔ یعنی

میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرتے ہیں اور عمرہ ادا کرنے کے بعد یہ احرام کھول دیتے

ہیں اور حج کے دنوں میں دوبارہ حج کا احرام باندھتے ہیں۔ اس طرح کے حج کو ”حج تمتع“ کہتے

ہیں۔ حج قرآن اور حج تمتع میں قربانی واجب ہے۔ یہ قربانی ایام نحر یعنی 12-11-10 ذوالحجہ میں

حدود حرم کے اندر کرنا واجب ہے۔

حج کا مختصر طریقہ

حج کا پہلا دن - ۸ ذی الحجۃ الحرام

آج خوب اچھی طرح سے پاکیزگی کے ساتھ غسل کر کے فجر کی نماز کے بعد احرام پہن

کر احرام کے لیے دو رکعت نماز ادا کریں۔ اور حج کی نیت کریں:

حج کی نیت

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما دے اور اسے قبول فرما۔

حج کی نیت کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں۔ مرد حضرات بلند آواز سے جب کہ عورتیں آہستہ پڑھیں:

تلبیہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک
سب خوبیاں اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سارا جہاں ہے تیرا، تیرا کوئی شریک نہیں۔
تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں لازم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد منیٰ کو روانہ
ہو جائیں۔ منیٰ پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ رزوی الحجہ کی فجر کی نمازیں منیٰ میں ادا کرنی ہیں۔
اس طرح منیٰ میں کل پانچ وقت کی نمازیں پڑھی جائیں گی۔ رات کو منیٰ ہی میں قیام ہوگا۔

حج کا دوسرا دن - ۹ ذی الحجۃ الحرام

آج حج کا سب سے اہم اور بڑا دن یعنی ”وقوف عرفات“ ادا کرنا ہے۔ سورج نکلنے کے
بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہو جائیں۔ ذکر و دعا اور تلبیہ جاری رکھیں۔ ظہر اور عصر کی نماز
عرفات ہی میں پڑھنی ہے۔ عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک ذکر و دعا و استغفار عاجزی و
انکساری سے پڑھیں۔ مغرب کے وقت مغرب کی نماز ادا کیے بغیر مزدلفہ کے لیے نکل جائیں۔ تلبیہ
پڑھنا جاری رکھیں۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت سے عشاء
کے وقت میں ادا کریں۔ مزدلفہ میں رات بھر جاگ کر عبادت و ریاضت اور ذکر و استغفار کریں
۔ اور یہیں پر ۶۰ یا ۷۰ کنکریاں چن لیں اور دھولیں۔ مزدلفہ میں ہی فجر کی نماز پڑھ کر صبح صادق
کے بعد منیٰ کے لیے روانہ ہوں۔ یہ ۱۰ رویں ذی الحجہ کی صبح ہوگی۔

حج کا تیسرا دن - ۱۰ ذی الحجۃ الحرام

مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے بڑے
شیطان کو ۷ کنکریاں ماریں۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور بسم اللہ اللہ
اکبر کہہ کر بڑے شیطان کو ماریں۔ اس طرح ساتوں کنکریاں ماریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ

پڑھنا بند کر دیں۔ بڑے شیطان کو کنکری مارنے کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے
اور زوال سے غروب آفتاب تک جائز ہے۔

اس کے بعد قربانی ادا کریں۔ قربانی ہو جانے کے بعد بال کٹوائیں یا کتروائیں۔ یہاں
یہ بات یاد رکھیں کہ جب تک پورا یقین اور اطمینان نہ ہو جائے کہ اب تک قربانی ہو چکی ہوگی تبھی
بال کٹوائیں ورنہ انتظار کر لیں۔ حلق یا قصر کے بعد بھی تکبیر کہیں۔ حلق یا قصر کروانے کے بعد
مسجد حرام میں تشریف لائیں اور طواف زیارت اور حج کی سعی کریں۔ لیکن پہلے دن بہت زیادہ مجمع
ہوتا ہے اس لیے آپ دوسرے دن یعنی ۱۱ رزوی الحجہ کو بھی طواف زیارت اور حج کی سعی کر سکتے
ہیں۔ (طواف زیارت اور حج کی سعی بغیر احرام کے ہوگی)

حج کا چوتھا دن - ۱۱ ذی الحجۃ الحرام

منیٰ میں آج زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک تینوں شیطان کو کنکریاں ماریں ہے۔
پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور پہلے کی طرح تکبیر اور دعا و استغفار کریں۔ پھر بیچ
والے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور دعا کریں پھر سب سے بڑے شیطان کو سات کنکریاں
ماریں اور تیسری مرتبہ دعا کے لیے یہاں نہ ٹھہریں۔

اگر طواف زیارت اور حج کی سعی کل نہیں کیا تو آج کر لیں۔ طواف زیارت اور حج کی
سعی کے بعد واپس منیٰ پہنچیں اور رات منیٰ میں دعا و استغفار کرتے ہوئے گزاریں۔

حج کا پانچواں دن - ۱۲ ذی الحجۃ الحرام

آج بھی ۱۱ رزوی الحجہ ہی کی طرح زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک تینوں شیطان کو
کنکریاں ماریں ہیں۔ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور پہلے کی طرح تکبیر اور دعا و
استغفار کریں۔ پھر بیچ والے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور دعا کریں پھر سب سے بڑے
شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور تیسری مرتبہ دعا کے لیے یہاں نہ ٹھہریں۔

اگر اب تک طواف زیارت اور حج کی سعی نہ کیا ہو تو آج غروب آفتاب سے پہلے
پہلے ضرور بہ ضرور کر لیں۔ ۱۳ رزوی الحجہ کو اگر منیٰ میں قیام کا ارادہ ہے تو ۱۳ رزوی الحجہ کو زوال سے

پہلے رمی کر کے مکہ مکرمہ لوٹ آئیں۔ طواف زیارت کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔ طواف زیارت سے رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لیے نئی چلے جائیں۔ طواف زیارت واجب ہے اسے ضرور بہ ضرور کریں۔

مکہ مکرمہ سے روانہ ہونے سے قبل ”طواف وداع“ کر لیں۔ یہ بھی حج کے ارکان میں سے ہے اور واجب ہے۔

بقیہ دنوں میں جب تک مکہ مکرمہ میں رہیں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں۔ عمرہ، نفلی طواف، قضاے عمرہ کی نمازیں اور نفل نمازیں ادا کرتے رہیں۔ زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں کہ اس کی بہت فضیلت ہے ہاں اگر تھک جائیں تو کعبۃ اللہ کے دیدار سے قلب و روح کو تسکین پہنچائیں۔

مستحب ہے کہ طواف وداع آخری دن ہی کریں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل طواف کے بعد کی پڑھیں۔ پھر خوب سیر ہو کر زم زم پی کر جو چاہیں دعا کریں۔ واپسی پر حیرت و افسوس اور رنج و دکھ کا اظہار کریں اور بار بار آنے کی دعا کریں۔

حاضری دربارِ مدینہ منورہ

بیت اللہ شریف کی زیارت اور عمرہ کی ادائیگی کے بعد عشاق اپنے اگلے سفر یعنی مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں، اور اس دربار کی حاضری کے لیے مچلتے جذبات، دھڑکتے دلوں اور برستی آنکھوں کے ساتھ کشاں کشاں اپنے آقا و مولا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بصد ادب و احترام حاضر ہوتے ہیں۔ یہی عشاق کے دلوں کا حج ہوتا ہے۔ واضح ہونا چاہیے کہ مدینہ منورہ جا کر مزار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت قریب الواجب ہے۔

حاجو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

بارگاہ سرور کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی فضیلت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِي، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي: (دارقطنی، السنن، 2: 447، رقم: 2669)

”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے خلوص نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہو کر میری زیارت کا شرف حاصل کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔“ (بیہقی، شعب الایمان، 3: 490، رقم: 4157)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے میری قبر (یا راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری زیارت کی میں اس کا شفع یا گواہ ہوں گا، اور کوئی دو حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ایمان والوں کے ساتھ اٹھائے گا۔“ (طیالسی، المسند، 12: 13، رقم: 65)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔“ (دارقطنی، السنن، 2: 447، رقم: 2667)

راستے میں کثرت سے دُرود و سلام پڑھتے رہیں۔ جب شہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو سواری سے اتر کر سر جھکائے، باادب روتے ہوئے اور دُرود و سلام پڑھتے ہوئے چلیں۔ قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سامان احتیاط سے رکھ دیں اور اچھی طرح غسل اور وضو کریں، بہترین اور صاف ستھرا ہو سکے تو نیا لباس پہنیں، خوشبو لگا کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روانہ ہوں۔ عاجزی و انکساری اور مکمل ادب و احترام کے ساتھ دُرود و سلام پڑھتے ہوئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے تک جائیں۔ اور صلاۃ و سلام پیش کریں۔ اس نیت سے تھوڑا ٹھہر جائیں گویا سرکارِ دو جہاں، عالم پناہ، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔ پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سیدھا پیر رکھ کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوں۔ اعتکاف کی نیت کر لیں۔ ہر نیکی کے بدلے ۵۰ نیکیاں رب تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرمائے گا۔ اگر

مکروہ وقت نہ ہو تو تحیۃ المسجد کی دو رکعت نفل پڑھیں۔ پھر روضہ اقدس ﷺ کے قریب آکر نہایت ادب و احترام کے ساتھ صلاۃ و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔ عورتوں کے لیے مخصوص وقت مقرر کیا جاتا ہے۔ اُس کی معلومات حاصل کر لیں اور اُس وقت خوب ادب کے ساتھ زیارت کریں۔ سلام دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ یقین جانیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی۔ ان کا انتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔ لہذا کمال ادب کے ساتھ جالی مبارک سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ انور کی طرف منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں، اب نہایت ادب اور وقار کے ساتھ معتدل آواز سے تسلیم بجالائیں اور جہاں تک زبان ساتھ دے صلاۃ و سلام کی کثرت کریں اور عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمَذْنِبِیْنَ،

وَعَلٰی اِلٰکَ وَاَصْحٰبِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ۝

یہاں دعائیں بھی کثرت سے مانگیں۔ اس کے بعد اپنے والدین، بھائی، بہن، بیٹوں، بیٹیوں، رشتے داروں، اساتذہ، شیخ اور دوست و احباب کا سلام بھی نام لے کر پیش کریں اگر کسی نے سلام پیش کرنے کے لیے کہا ہو تو اس کا نام لے کر سلام عرض کریں۔ مثلاً: یوں کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانٍ

فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور سبھی ملنے جلنے والوں کا سلام پہنچانا ہو تو یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْیَّ وَ مِمَّنْ اَرْضَانِیْ بِالسَّلَامِ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: سلام ہوا اے اللہ کے رسول میری طرف سے اور جس نے مجھے سلام عرض کرنے کی وصیت کی اس کی طرف سے بھی۔

آقاے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد دو

قدم دائیں جانب ہٹ کر خلیفہ اول حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَلِیْفَہٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرنے کے بعد دائیں جانب کو اور دو قدم ہٹیں اور یہاں خلیفہ دوم حضور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزُّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ

وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ

یہاں سے فارغ ہو جائیں تو پھر بائیں طرف کو دونوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو کر دونوں حضرات پر مشترکہ سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۝ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

وَرَحْمَۃُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَعَلِیْکُمَا وَبَارَکُ وَسَلَمُ

صلاۃ و سلام سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے نبی کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و طفیل دعا کریں اور جو حاجت دل میں ہو نہایت عاجزی و انکساری سے طلب کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم حضور صاحب البرکات شاہ برکت اللہ عشقی و حبیبی مارہروی قدس سرہ کے مشہور زمانہ عربی سلام ”یا شفیع الوری سلام علیک“ اور عاشق رسول امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے سلام ”مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ اور دُرود شریف ”کعبے کے بدرالدجی تم پہ کرو روں دُرود“ کی ایک کاپی سفر میں ساتھ لے لیں اور مواجہہ شریف کے سامنے اور مسجد نبوی ﷺ کے احاطے میں بیٹھ کر گنبد خضرا کا نظارہ کرتے ہوئے اُن کو پڑھیں۔ ان شاء اللہ کثیر فوائد حاصل ہوں گے۔

زائرِ مدینہ منورہ کے لیے بہتر ہے کہ وہ روضہ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم میں اس دعا کو بار بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَکَ وَاطْعْنَا اَمْرَکَ وَفَصَدْنَا نَبِیَّکَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِہٖ اِلَیْکَ مِنْ

ذُنُوبِنَا، اَللّٰهُمَّ! فَتُبْ عَلَيْنَا وَاسْعِدْنَا بِزِيَارَتِهِ وَادْخُلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ، وَقَدْ جِئْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَالِمِيْنَ اَنْفُسَنَا مُسْتَغْفِرِيْنَ لِدُنُوْبِنَا، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالرَّحْمٰى وَفِى الرَّحْمِيْمِ، فَاشْفَعْ لِمَنْ جَاءَكَ ظَالِمًا لِنَفْسِهِ مُعْتَرِفًا بِذَنْبِهِ تَائِبًا اِلٰى رَبِّهِ.

ترجمہ: ”اے اللہ ہم نے تیرا فرمان سنا اور تیرے احکام کی تعمیل میں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں، جو تیری بارگاہ میں ہمارے گناہوں کی شفاعت کریں گے، اے اللہ ہم پر رحم و کرم فرما اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی برکت سے ہمیں خوش بخت بنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہمیں نصیب فرما۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! ہم آپ کی بارگاہ میں اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روف و رحیم بنایا ہے۔ پس وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اس سے معافی مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہوا اس کی شفاعت فرمائیے۔“

اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لیے، اپنے والدین، بھائی، بہن، بیٹوں، بیٹیوں، رشتے داروں، اساتذہ، شیخ، دوست و احباب اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگیں، اور بار بار عرض کریں:

اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلٰى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَآلَتِكَ وَسَلَمٍ

جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو۔ ایک سانس بیکار نہ جانے دیں، ضروریات کے سوا اکثر اوقات مسجد شریف میں با وضو حاضر رہیں، نماز و تلاوت، دُود و سلام میں وقت گزاریں۔ دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں۔ ہر بار مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت ضرور کریں۔ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔ کھانے پینے میں کمی ضرور کریں اور مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو جائے خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔ روضہ انور پر نظر بھی عبادت ہے تو ادب سے اس کی کثرت کریں اور

اس شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں سبز سبز گنبد پر نظر پڑے فوراً دست بستہ اُدھر منہ کر کے صلاۃ و سلام عرض کریں۔ قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور ایک کعبہ معظمہ میں کر لیں۔ ہجگانہ یا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں۔ ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ، صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں گی۔“ لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ امام صحیح العقیدہ سنی اور دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام رکھنے والا ہونا چاہیے۔ قبر کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کریں اور حتیٰ الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو لں کہ مواجہہ شریف کی طرف پیٹھ نہ کرنا پڑے۔ روضہ انور کا نہ طواف کریں، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکیں کہ رکوع کے برابر ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت اور فرماں برداری اور ان کے دشمنوں اور گستاخوں سے دور رہنے میں ہے۔

مسجدِ قبا میں نماز

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی یعنی وضو کیا پھر مسجد قبا میں آیا اور اس میں کوئی نماز پڑھی تو اس کے لیے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

جنت البقیع

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان جنت البقیع ہے۔ اس کی بھی زیارت کریں کہ یہ سنت ہے۔ اس قبرستان میں دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بے شمار اولیائے کرام و علمائے اسلام مدفون ہیں۔ روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنت البقیع میں حاضر ہوں۔ جملہ مدفونین کی زیارت کی نیت سے جائیں اور یہاں حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَقِيعِ يَا أَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيعِ أَنْتُمْ السَّابِقُونَ وَنَحْنُ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُّونَ ط أَبْشِرُوا يَا أَيُّهَا السَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا
وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ط أَنْسِكُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرَّفَكُمْ اللَّهُ
تَعَالَى بِقَوْلِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

شہدائے احد کی زیارت

احد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”احد ہم سے محبت کرتا
ہے اور ہم احد سے محبت کرتے ہیں۔“ اس کے احاطے میں شہدائے احد کے مزارات ہیں۔
بالخصوص سید الشہداء حضور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار بھی اس احاطے میں ہے۔ جب
یہاں حاضر ہوں تو یوں سلام عرض کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْرَةً السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيبِ اللَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَاءِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَسَدَ اللَّهِ وَأَسَدَ رَسُولِهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحْشٍ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُضْعَبَ بْنِ عُمَيْرٍ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ أُحُدٍ كَأَقَمَّةٍ عَامَّةٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مدینہ منورہ سے رخصتی

خراب حال کیا دل کو پُر ملال کیا
تمہارے کوچے سے رخصت نے کیا نہال کیا
مدینہ منورہ سے رخصتی کا وقت جب قریب ہو تو مسجد نبوی ﷺ میں محراب نبوی

صلی اللہ علیہ وسلم یا اس کے قریب مسجد شریف میں جہاں جگہ ملے دو رکعت نماز نفل پڑھیں اور اس کے بعد
مزار پُرانور پر حاضر ہوں اور مواجہہ شریف کے سامنے دروغم اور گریہ وزاری کے ساتھ صلاۃ و سلام
پیش کریں۔ پھر اپنی غلطیوں، کوتاہیوں، بے ادبیوں کی رور و کر معافی طلب کریں۔ سرکارِ
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و وسیلہ سے دین و دنیا کی بھلائی، اخیر وقت کلمہ نصیب ہونے، آخرت
میں نجات، سفر حج و عمرہ کے مقبول ہونے کی دعائیں مانگیں اور بار بار دیا رِ پاک میں حاضری کا سوا
ل کریں۔ اپنے والدین، بھائی، بہن، بیٹوں، بیٹیوں، رشتے داروں، اساتذہ، شیخ، دوست و
احباب اور سب مسلمانوں کے لیے سچے دل سے دعا کریں کہ بارِ الہا! اپنے حبیبِ لمیب صلی اللہ علیہ وسلم
کے صدقہ و طفیل ایمان و سنیت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔ آمین
بجاہ الحبيب الامين صلى الله تعالى عليه وآله واصحابه وسلم



چلو طیبہ کو چلیں

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

پیارے سرکار کے پیارو! چلو طیبہ کو چلیں
ساری دنیا کو پکارو! چلو طیبہ کو چلیں

قرض ہستی کا اُتارو! چلو طیبہ کو چلیں
جذبہ شوق کے مارو! چلو طیبہ کو چلیں

موت آجائے مدینہ میں تو سمجھو ہے بقا
زندگانی کے سہارو! چلو طیبہ کو چلیں

یارو! بگڑے ہوئے سب کام وہیں بنتے ہیں
رنج و اندوہ کے مارو! چلو طیبہ کو چلیں

روشنی تم کو ملی ہے مرے آفت کے طفیل
چلو اے چاند ستارو! چلو طیبہ کو چلیں

ان کے جلوؤں کی پھسبن دیکھ کے شرماؤ گے
شبِ ظلمات کے تارو! چلو طیبہ کو چلیں

راہ طیبہ میں قدم رکھنے نہ پائے ہرگز
پست ہمت نہ ہو یارو! چلو طیبہ کو چلیں

کیوں مشاہد رہے بیٹھاتن تہا گھر پر
چلو اس کو بھی پکارو! چلو طیبہ چلیں

☆

طیبہ کا سفر

عمرہ وزیارتِ روضہ رسول ﷺ کے مقدس سفر پر جاتے ہوئے

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

طیبہ کا سفر شکر ہے درپیش ہوا ہے
خوشیوں سے مسرت سے کنول دل کا کھلا ہے

بے تابِی دل آج سکوں پائے گی میری
ہے اُن کا کرم اِذنِ سفر مجھ کو ملا ہے

مٹ جائے گی اک پل میں سیاہی مرے دل کی

جاتا ہوں جہاں مرکزِ انوار و ضیا ہے

بے نور نگاہوں کو بھی انوار ملے گا

طیبہ ہے کہ اک مرکزِ انوار و ضیا ہے

دیکھوں گا بصد ناز و ادب جالی سنہری

صدقے مرے آقا کے کرم مجھ پہ کیا ہے

اب روضہ جنت میں مری ہوں گی نمازیں

صد شکر کہ مجھ پر درِ جنت بھی کھلا ہے

وہ اُستنِ حثانہ بھی آئے گا نظر میں

بجرِ شہ طیبہ میں جو اشک بار ہوا ہے

جاؤں گا بقیع میں تو رہے گی یہی حسرت

پیوندِ زمیں ، میں جہاں ہو جاؤں یہ جا ہے

پائیں گے اماں جتنے بھی غم گیں ہیں دُکھی ہیں

لاریب ! ہر اک دکھ کی دوا خاکِ شفا ہے

پلکوں سے خوشا چوموں گا طیبہ کی زمیں کو

قدموں سے بھی چلنا تو وہاں ایک خطا ہے

ہو کر درِ سرکار سے جائیں گے حرم کو

کعبہ ہمیں سرکار کے صدقے میں ملا ہے

ہر سال مدینے میں بلانا ہمیں آقا

یوں آپ کے الطاف سے یہ دور ہی کیا ہے

میں سانس بھی لوں تیز تو یہ بے ادبی ہو

رہنا ہے خبردار کہ شمشیر کی جا ہے

محروم تو اغیار بھی جس در سے نہیں ہیں

قسمت سے مُشاہد بھی اُسی در کا گدا ہے

☆☆☆

درِ خیر البشر ہے اور ہم ہیں

روضہ رسولِ پاک ﷺ پر مواجہہ شرف کے حضور قلم بند کی گئی مدحت

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

درِ خیر البشر ہے اور ہم ہیں

مقدر عرش پر ہے اور ہم ہیں

کہاں ہم سے کمینے اور یہ در

کرم خود راہ بر ہے اور ہم ہیں

یہی کہتی ہیں بھیگی بھیگی پلکیں

کہ معراج نظر ہے اور ہم ہیں

سراپا نور میں ڈوبے منارے

تجلی ریز گھر ہے اور ہم ہیں

سنہری جالیاں ، یہ قبلۂ دل

مٹا داغِ جگر ہے اور ہم ہیں

چمکتا اور دکتا سبز گنبد

سکوں کا اک سفر ہے اور ہم ہیں

چمکتے سبز گنبد کی دمک سے

کہ شرمندہ قمر ہے اور ہم ہیں

سبحان اللہ ! نوری نوری کیاری

فدا خود خلدِ تر ہے اور ہم ہیں

مدینہ چھوٹا ہے جب ----

مدینے کو الوداع کہتے ہوئے

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

مدینہ چھوٹا ہے جب تو کیسا درد ہوتا ہے
بتا سکتے نہیں اس کو قلم سے لکھ نہیں سکتے
وہ جنت بلکہ جنت سے بھی بڑھ کر روضہ اقدس
جہاں پر لمحہ لمحہ نور کی برسات ہوتی ہے
سنہری جالیاں ، محراب و منبر ایک اک گوشہ
فدا ہو جائے جنت جس پہ ایسی خوش نما کیاری
مؤدب سبز گنبد کا نظار کرتے رہنا وہ
مناروں سے نگاہوں کو منور کرتے رہنا وہ
مسرت ہی مسرت تھی نشاط انگیز ہر لمحہ
ذرا سوچیں تو ہم جیسے خطا کاروں کی یہ قسمت
پئے تسلیم آقا ، سر خمیدہ ، باادب لوگو!
مواجهہ کے قریں وہ دست بستہ چپ کھڑے رہنا
ادب کی ایسی جا ہے کہ جہاں آنسو بھی بہ بہنا
ہے روشن حال دل جن پر زہے قسمت وہاں تھے ہم
جنہیں سب کچھ پتا ہے ہم وہاں کچھ عرض کیا کرتے؟
خمش ہی زباں بن کر سلام شوق کہتی تھی

فراز عرش سے بڑھ کر یہ تربت

کہ نوری رہ گزر ہے اور ہم ہیں

قبا نے نور بخشا زندگی کو

کہ نوری رہ گزر ہے اور ہم ہیں

نگاہوں میں بسے جلوے احد کے

کہ نوری رہ گزر ہے اور ہم ہیں

خزینہ نور کا اک ایک ذرہ

کہ نوری رہ گزر ہے اور ہم ہیں

ہے لمحہ لمحہ کیا خوشبو بداماں

بسی کیا مُشکِ تر ہے اور ہم ہیں

بقیچ پاک بھی پیشِ نظر ہے

خوشا جنت نگر ہے اور ہم ہیں

مُشاہد نے ثنا در پر لکھی یہ

ملا اوج ہنر ہے اور ہم ہیں

(۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ / ۴/ مارچ ۲۰۱۴ء منگل)

☆☆☆

دلوں کو کیف ملتا تھا ، نظر کو نور ملتا تھا
 بقیع پاک یعنی خوشنما جنت نگر لوگو!
 احد سا کوہ جنت اور قبا کا نوری نظار
 نگاہوں میں بسے ہیں وہ تو دل میں جاگزیں لوگو!
 بھلا سکتے نہیں اُن کو ، بھلا سکتے نہیں اُن کو
 گداے در مُشاہد پر کرم فرمائیے آقا
 گداے در مُشاہد پر کرم فرمائیے آقا
 بلا ليجے دوبارہ جلد طیبہ ، عرض کرتا ہے
 بلا ليجے دوبارہ جلد طیبہ ، عرض کرتا ہے
 بقیع پاک میں بن جائے یارِ رسول اللہ ﷺ
 بقیع پاک میں بن جائے یارِ رسول اللہ ﷺ
 غم کونین کا سارا بکھیرا پاک ہو جائے
 غم کونین کا سارا بکھیرا پاک ہو جائے

☆☆☆

درود و سلام عرض نموده: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

طیبہ کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو محبوبِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو
 اُس پہلے سجدے پر ترے قلبی درود ہو اُمت کے غم گسار پہ لاکھوں سلام ہو
 روضہ کی جالیوں پہ ہزاروں درود ہو گنبد پہ اور منار پہ لاکھوں سلام ہو
 اُس مُشک آسا عرقِ بدن پر درود ہو ہر مُمُوئے خوشبودار پہ لاکھوں سلام ہو
 آقا کی بے مثالی پہ بے مثل ہو درود رب کے وہ شاہ کار پہ لاکھوں سلام ہو
 نُوری بشر پہ دل سے نُوری درود ہو اُس نورِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو
 اُس سیرِ لامکاں پر اعلیٰ درود ہو اُس رفعت و رفتار پہ لاکھوں سلام ہو
 اُنکلی کے پانیوں پہ پڑھو، کوثری درود انگشتِ فیض بار پہ لاکھوں سلام ہو
 اوصافِ مصطفیٰ پہ فخر آنی درود ہو مدوحِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو
 جس دل کو شوقِ دیدِ مدینہ، وہ خوش نصیب طیبہ کے انتظار پہ لاکھوں سلام ہو

کہتا رہے مُشاہد رضوی بصدِ خلوص

طیبہ کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو

☆☆☆

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

از رشحہ خامہ: امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الہی بھول جاؤں نزع کا تکلیف کو
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کے صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الہی سرد مہری پر ہو جو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو
یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو
یا الہی جب حساب خندہ بے جا رُلائے
چشم گریان شفیع مرتجی کا ساتھ ہو

یا الہی رنگ لائیں جب مری بیاباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رہنا کا ساتھ ہو
یا الہی جب رضا خواب گراں سے سراٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو

☆☆☆